خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
6-مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 54 بدھ 15 شوال -1416ھ، 6 امان 1375ھش، 6 -مارچ 1996ء

خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض (۔) سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری غرض مدرسہ کے اجرا سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادم دین ہوں۔ ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں۔ ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمت دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آسکے۔ مشکل یہ ہے کہ جس کو ذرا بھی استعداد ہو جاوے وہ دنیا کی طرف جھک جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 572)

رضاء الٰہی کی خاطر مالی قربانی کرنے سے نئی عظمتیں اور رفعتیں نصیب ہوتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک ماں جو اپنے بیٹے سے محبت رکھتی ہے اور اعلیٰ توقع رکھتی ہے جب وہ غفلت کرتا ہے تو ضروری نہیں کہ اسے سزا دے۔ لیکن اس کی آنکھ میں ہلکی سی مایوسی ظاہر ہوتی ہے وہی اس پیارے بچے کے لئے سزا بن جاتی ہے۔ اگر نسبتاً کم لطیف مزاج کا بچہ ہو تو اس کے لئے اظہار ناراضگی یا اظہار مایوسی ذرا اور رنگ میں ظاہر ہو گا۔ نسبتاً زیادہ کھل کر ظاہر ہو گا۔ مگر وہ بھی عام دنیاوی معنوں میں عقوبت یا سزا نہیں کہلاتی۔ وہ محض ایک یاددہانی ہے۔ پس میرا تجربہ ہے کہ خدا تعالیٰ (ایمان والوں) کو جن سے توقعات رکھتا ہے جن کو آگے بڑھانا چاہتا ہے ان کی بعض ایسی غفلتوں پر ضرور پکڑتا ہے اور جلدی پکڑتا ہے۔ اور اس پکڑ کا نتیجہ ان کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور ان کے اور خدا کے درمیان ایک ایسا رشتہ قائم ہو جاتا ہے کہ وہ کچھ تجربے کے بعد جان لیتے ہیں، خوب اچھی طرح پہچان لیتے ہیں کہ خدا سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ جہاں ہم نے غلطی کی ہم اپنی غلطی میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ ہم اپنے غلط مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔ پس وہ خوش نصیب ہیں جو غفلت کے نتیجہ میں ان معنوں میں پکڑے جاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے حال پر راضی ہو جائیں، جن کی تجوریاں بھرتی رہیں، جن کے رزقوں میں ترقی ہوتی چلی جائے وہ یہ سمجھنے لگیں کہ خدا ہم سے تو راضی ہے، اگر ہم اس کے حضور پیش کرنے میں کمی بھی دکھاتے ہیں تو اس نے کبھی بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ یہ بہت بڑی بیوقوفی ہے۔ خدا مستغنی ہے۔ وہ عطا کرنے والا ہے۔ ایسے موقعہ پر اس کی ناراضگی کا ظاہری اظہار کوئی نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے کہ کوئی شخص اتنا دور چلا جائے کہ وہ دین کا دشمن ہو پھر بعض دفعہ اس کو دنیا میں عبرت کا نشان بنایا جاتا ہے لیکن یہ تو بہت ہی بعید کی بات ہے۔ میں کسی احمدی کے متعلق یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ (خدا تعالیٰ کی پناہ) اس حال کو پہنچ جائے۔ پس وہ لوگ جن کو خدا نے زیادہ دیا ہے خواہ وہ کسی صوبے سے تعلق رکھتے ہوں، خواہ ان تک مال کے انسپکٹران کی آواز پہنچتی ہو یا نہیں یا مرکز کے ناظران کے خطوط پہنچتے ہوں یا نہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا جانتا ہے اور خواہ آپ ظاہری قربانی کریں، اعلانیہ قربانی کریں یا مخفی قربانی کریں خدا کے علم میں ہے کہ کون میرا بندہ مجھ سے محبت رکھتا ہے، میرے پیار کے نتیجہ میں وہ میرے حضور کچھ پیش کرتا رہتا ہے، اس علم کو آپ اپنے کانشنس، دماغ میں اگر محسوس کریں۔ یعنی باشعور طور پر ہر قربانی کرنے والا قربانی کرتے وقت یہ جانتا ہو کہ میرے مولیٰ کی مجھ پر نظر ہے تو اس کی قربانی کا معیار یکدفعہ بدل جائے گا۔ اس میں ایک انقلاب برپا ہو جائے گا کیونکہ وہ شخص جسے کوئی دیکھ رہا ہو اور خصوصاً وہ دیکھنے والا ہو جو اس سے بلند توقعات رکھتا ہو جس کا اس شخص کے دل میں احترام ہو۔ جسے دیکھا جا رہا ہے تو اس وقت اس کا ردعمل بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اس کی ادائیں بدل جاتی ہیں بچے، دیکھا ہے کہ ان لوگوں کے سامنے جن کی عزت کرتے ہیں کتنے مہذب اور بن ٹھن کر تیار بیٹھے ہوتے ہیں۔ گفتگو کا سلیقہ بھی بالکل مختلف، لیکن ادھر استاد کمرے

باقی صفحہ 7 پر

زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ڈینٹل سرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ڈینٹل سرجن لاہور سے 8 مارچ 96ء بروز جمعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ تشریف لائیں گے وہ جمعہ 8 مارچ 8 بجے صبح تا 12 بجے، 4 بجے شام تا ساڑھے چھ بجے شام اور 9 مارچ 96ء بروز ہفتہ 8 بجے صبح تا 12 بجے مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمند احباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔"

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید رفیع اللہ شاہ صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع مردان مورخہ 25/24 فروری 1996ء کی درمیانی شب بعمر تقریباً 63 سال بقضائے الٰہی انتقال فرما گئے۔ آپ مکرم سید مظہر اللہ صاحب کے بیٹے اور حضرت حکیم عبید اللہ بسمل کے پوتے تھے۔ 25 فروری دو بجے بعد دوپہر مردان میں محترم مولانا آدم خان صاحب سابق امیر جماعت مردان نے جنازہ پڑھایا اور وہاں کے احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

نکاح

○ مکرم حافظ لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم شیخ مظفر احمد صاحب دنیا پور ضلع لودھراں کا نکاح ہمراہ عزیزہ رفعت ریحانہ صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب سیکرٹری مال آف رسالپور (نوشہرہ) سے بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 96-2-23 کو بعد از مغرب بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نا ظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔

مکرم لئیق احمد مشتاق مکرم شیخ سلطان احمد صاحب رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پڑپوتا ہے۔ اور عزیزہ رفعت مکرم محمود احمد صاحب خالد مربی سلسلہ کی ہمشیرہ ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

6- امان 1375 ھش | 6 - مارچ 1996ء

دعا کی قبولیت - خدا تعالیٰ کا جلوہ

خدا تعالیٰ کوئی مادی وجود تو ہے نہیں کہ اس کے قرب کو جسمانی قرب سمجھا جائے لیکن اس کے باوجود یہ بات اکثر کہی جاتی ہے کہ انسان کو خدا کے قریب ہونا چاہئے۔ اس قرب کا مطلب سمجھ لینے کی ضرورت ہے کیونکہ جب یہ مادی قرب نہیں تو پھر یہ ہے کیا؟۔ اس قرب کا دراصل مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے اتنی ہم آہنگی پیدا ہو گئی ہے کہ انسان یوں سمجھتا ہے کہ یہ حکم دینے والا میرے بالکل قریب کھڑا ہے۔ ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ حکم کہیں دور سے آئے تو انسان اسے ماننے میں تامل کرے لیکن اگر سامنے کھڑا ہوا شخص حکم دے تو آسانی سے اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ اس کے مطابق کام کرنے پر دل جلدی آمادہ ہو جاتا ہے۔ پس اگر ہم اللہ تعالیٰ کو اس طرح اپنے قریب دیکھیں کہ اس کے تمام احکام کو اپنی زندگی میں وارد کرتے ہوئے ایک مسرت محسوس کریں تو یقیناً یہ ایسی ہی بات ہو گی کہ گویا ہم خدا تعالیٰ کے قریب ہو گئے ہیں۔ اور صرف یہی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ کا قرب ہمیں کئی اور طریق سے بھی نظر آنے لگے گا۔ خدا تعالیٰ نظر آتا ہے اپنے جلووں سے۔ اور اس کے جلووں کو انسان اپنے ایمان کے مطابق دیکھتا اور رنگ دیتا ہے۔ دہریہ شخص کو اس کا کوئی جلوہ نظر ہی نہیں آتا۔ اور ایمان والے کو ہر بات میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے ہر بات پر وہ اس کی حمد کرتا ہے اور ہر بات پر وہ اس کا شکر ادا کرتا ہے ہر بات کے پیچھے اسے خدا تعالیٰ ہی کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ اگرچہ بظاہر تو یہ بات ہماری آنکھوں کو نظر نہیں آتی۔ لیکن انسان اس بات کو محسوس کرنے لگتا ہے کہ جو کچھ بھی ہوا ہے اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہی اس دنیا کو بنایا ہے۔ وہی اس دنیا کو چلا رہا ہے اور جب ہم کہتے ہیں کہ وہی اس دنیا کو چلا رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بات کے پیچھے اسی کا ہاتھ نظر آنا چاہئے۔ ہمیں یہ محسوس ہونا چاہئے کہ یہ بھی اس نے کیا وہ بھی اس نے کیا۔ اور یہی وہ بات ہے جو ہمیں دعا کی طرف مائل کرتی ہے۔ جب ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایسا نہیں بلکہ ایسا ہو جائے یا فلاں بات نہ ہو تو بہتر ہے۔ تو ہمیں اس ہستی کی طرف دیکھنا پڑتا ہے جو پس پردہ سب کچھ کرتی ہے جو کسی کام کے کرنے کا باعث بھی بنتی ہے۔ اور کسی کام کے روک دینے کا باعث بھی۔ اور وہ ذات ہے خدا تعالیٰ کی۔ پس اسی طرح ہمیں دعا کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور جب جو کچھ ہم مانگتے ہیں ہمیں مل جاتا ہے تو ہمارے ایمان میں اور بھی پختگی آجاتی ہے۔ لیکن اس مقام پر یہ بات سمجھ لینے والی ہے کہ ہر مانگی ہوئی چیز تو اسی طرح نہیں مل سکتی۔ کچھ قوانین ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے فائدہ کے لئے بنا رکھے ہیں۔ اگر ان کے خلاف دعا کی جائے تو وہ ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ محض دعا کو قبول کرنے کے لئے اپنے قوانین تو نہیں توڑ دے گا۔ یہ اور بات ہے کہ کبھی اقتداری باتیں سامنے آجائیں۔ جو کچھ نہیں ہو سکتا وہ ہوتا نظر آئے۔ جس نتیجہ کی امید نہیں کی جاتی۔ وہ نتیجہ سامنے آجائے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ عام حالات میں تو اس کے قوانین چلتے ہیں۔ جو قانون اس نے بنایا ہے اگر ایسی دعا کی جائے کہ وہ قانون توڑ کر ہی پوری کی جا سکے تو۔ یقیناً یہ دعا عام حالات میں پوری نہیں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین کے مطابق دعا مانگنی چاہئے۔ پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ دعا قبول ہوتی ہے تو ایمان بڑھتا ہے تو اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ دعا کی ہی ایسی جائے جو قبول ہو سکتی ہے یعنی خدا تعالیٰ کے قوانین کے خلاف نہ ہو۔ اب مردہ کے لئے دعا کی جائے کہ وہ زندہ ہو جائے تو جسمانی طور پر تو یہ ممکن نہیں۔ پیاس لگی ہو اور دعا کی جائے کہ پیاس بجھ جائے تو پانی پینے کے بغیر تو پیاس نہیں بجھے گی۔ پس یہ بات بھی نہایت ضروری ہے کہ دعا کی قبولیت کے ساتھ ایمان کو بڑھانے کے لئے اس بات کا بھی احساس ہونا چاہئے کہ کس قسم کی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اور کس قسم کی دعا نہیں کرنی چاہئے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری سب دعائیں قبول ہوں گی اور ہمیں قدم قدم پر اللہ کا جلوہ نظر آئے گا۔

پریشاں گیسوئے جاناں پریشاں اور بھی ہوں گے
زمانے میں ابھی وحشت کے ساماں اور بھی ہوں گے

انہیں آپس میں لڑتے دیکھ کر حیراں ہو دیوانو!
یہ فرزانے ابھی دست و گریباں اور بھی ہوں گے

خرد اس دور میں غارت گرِ امن و سکوں ٹھہری
فروغِ عقل سے برباد انساں اور بھی ہوں گے

ابھی پنہاں دہکتی آگ ہے صحرا کے سینے میں
ابھی تیز آندھیاں اٹھیں گی طوفاں اور بھی ہوں گے

کڑکتی بجلیاں آپس میں ٹکرائیں گی گردوں پر
گھٹاؤں کے تصادم رعد ساماں اور بھی ہوں گے

اندھیرے اور بھی ماریں گے شبخوں کہکشانوں پر
تماشائی زمیں پر کچھ ہراساں اور بھی ہوں گے

مگر ہم نے کمندیں نور کی پھینکی ہیں ظلمت پر
کہ جن کے پیچ میں نیرنگ دوراں اور بھی ہوں گے

چمن میں آمدِ بلبل دلیلِ موسمِ گل ہے
یہ نوبت ہے تو آثار بہاراں اور بھی ہوں گے

صبا کہتی ہے تیاری کرو جشنِ بہاراں کی
خزاں کے گرچہ لمحاتِ گریزاں اور بھی ہوں گے

ہماری طرزِ نالہ کے ہیں چرچے آشیانوں میں
اِسی انداز سے اب نالہ ساماں اور بھی ہوں گے

ہماری چاک دامانی پسند آئے گی دنیا کو
جنوں کے ہاتھ سے پُرزے گریباں اور بھی ہوں گے

یہ فرشِ میکدہ کچھ تنگ ہے اے پیرِ میخانہ!
جو ہم رقصاں ہوئے محفل میں رقصاں اور بھی ہوں گے

نہ ہو گی ختم ہم پر رسم و راہ عاشقی یکسر
ہمارے بعد اس الفت کے پیماں اور بھی ہوں گے

تبسم نوعِ انساں کے لئے ہے یہ پیام اپنا
کہ امید و رجائیت کے ساماں اور بھی ہوں گے

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم

کیا کیا کیا نہ کر سکے دن بھر
نوٹ کر لیجئے گا ہر اک بات
یوں تو نام اس کا ڈائری ہے مگر
یہ تو تاریخ ہی کے ہیں صفحات

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرمادیں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

عُسرویسر میں اعلیٰ اخلاق کا اظہار

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اپنی تصنیف سیرۃ خیرالرسل ﷺ میں لکھتے ہیں۔

دنیا میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو عسر میں نہایت بد خلق ہو جاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو یسر میں چڑچڑے بن جاتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ پر یہ دونوں حالتیں اپنے کمال کے ساتھ وارد ہوئی ہیں اور دونوں حالتوں میں آپ کے اخلاق کا اعلیٰ رہنا ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان آپؐ کا مقابلہ نہیں کر سکتا جو تکلیفیں اور دکھ آپؐ کو پہنچے ہیں وہ اور کون سا انسان ہے جسے پہنچے ہوں۔ مکہ کی تیرہ سالہ زندگی کے حالات سے کون نہیں واقف۔ مدینہ کے ابتدائی ایام سے کون بے خبر ہے۔ کن شدائد کا آپؐ کو سامنا ہوا۔ کن مشکلات سے پالا پڑا۔ دوست دشمن ناراض تھے۔ رشتہ دار جواب دے بیٹھے۔ اپنے غیروں کی نسبت زیادہ خون کے پیاسے ہو رہے تھے۔ ملنا جلنا قطعاً بند تھا۔ ایک وادی میں تین سال محصور رہنا پڑا۔ نہ کھانے کو نہ پینے کو۔ جنگل کے درخت اور بوٹیاں غذا بنیں۔ شہر میں آنا منع ہو گیا۔ پھر چمکتی ہوئی تلواریں ہر وقت سامنے نظر آتی تھیں۔ رؤساء سے قیام امن کی امید ہوتی ہے وہ بھی مخالف ہو گئے۔ بلکہ نوجوانوں کو اکسا اکسا کر دکھ دینے پر مائل کرتے رہے۔ باہر نکلتے ہیں تو گالی گلوچ تو کچھ چیز ہی نہیں پتھروں کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔ اپنے رب کے حضور گرتے ہیں تو اونٹ کی اوجھڑی سر پر رکھ دی جاتی ہے حتیٰ کہ وطن چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر وطن بھی وہ وطن جس میں ہزاروں سال سے قیام تھا۔ اپنے جد امجد کے ہاتھوں سے بسایا ہوا شہر۔ جس کو دنیا کی ہزاروں لالچوں کے باوجود آباء و اجداد نے نہ چھوڑا تھا۔ ایک شریروں اور بدمعاشوں کی جماعت کے ستانے پر چھوڑنا پڑتا ہے۔ مدینہ کی کوئی راحت کی زندگی نہیں ملتی بلکہ یہاں آگے سے بھی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ ایک طرف منافق ہیں کہ خود آپؐ کی مجلس میں آکر بیٹھتے ہیں اور بات بات پر سنا سنا کر طعنہ دیتے ہیں۔ آپؐ کے سامنے آپؐ کے خلاف سرگوشیاں کرتے ہیں۔ ممکن سے ممکن طریق پر ایذا دیتے ہیں اور پھر جھٹ توبہ کر کے عفو کے طالب ہوتے ہیں۔

اپنے مہربان اہل وطن مکہ سے اخراج کے منصوبوں پر ہی کفایت نہیں کرتے۔ جب دیکھتے ہیں کہ جسے ہم تباہ کرنا چاہتے تھے۔ ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ اور اب ایک اور شہر میں جا بسا ہے تو وہاں بھی پیچھا کرتے ہیں۔ آس پاس کے قبیلوں کو اکساتے ہیں اور اپنے ساتھ شریک کر کے دگنی طاقت سے اسے مٹانا چاہتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ اہل کتاب تھے ان پر کچھ امید ہو سکتی تھی۔ وہ بغض و حسد کی آگ میں جل مرتے ہیں اور امی اور مشرک اقوام سے بھی زیادہ بغض و عناد کا اظہار کرتے ہیں۔ پڑھے ہوؤں کی شرارتیں بھی کہتے ہیں پڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ انہوں نے نہ صرف خود مقابلہ شروع کیا بلکہ دور دور تک آپؐ کی مخالفت کا بیج بونا شروع کیا۔ نصاریٰ بدحواس ہو کر قیصر روم کی چوکھٹ پر جبین نیاز گھسنے گئے۔ تو یہود اپنی سازشوں کے پیٹ بھرنے والے ایرانیوں کے دربار میں جا فریادی ہوئے۔ کہ اس اٹھتی ہوئی طاقت کو دباؤ۔ کہ گو بظاہر معمولی معلوم ہوتی ہے مگر انداز کیے دیتے ہیں کہ چند ہی سال میں تمہارے تختوں کو الٹ دے گی۔ اور عنان حکومت تمہارے ہاتھوں سے چھین لے گی۔ یہ سب ستم و قہر کس پر تھے۔ ایک ایسے انسان پر جو دنیا کی اصلاح اور ترقی کے سوا کوئی اور مطلب ہی نہ رکھتا تھا۔ جس کے کسی گوشہ دماغ میں ملک گیری کے خیالات نہ تھے۔ جو اپنا قبلہ توجہ خدا تعالیٰ کی وحدت کے قیام کو بنائے بیٹھا تھا۔ پھر کس جماعت کے خلاف یہ دیو ہیکل طاقتیں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ جو اپنی مجموعی تعداد میں جس میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے چند ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ اب ان تکالیف میں ایک قابل سے قابل اور حوصلہ مند سے حوصلہ مند انسان کا گھبرا جانا اور چڑچڑاہٹ کا اظہار کرنا اور بدخلقی دکھانا بالکل قرین قیاس ہو سکتا ہے۔ لیکن ان واقعات کی بنا پر بھی عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نہ بدخلق تھے نہ بدگو تھے۔

اگر کہو کہ ایک جماعت ایسی بھی تو ہوتی ہے جس کے اخلاق بجائے تکالیف کے خوشی کے ایام میں بگڑتے ہیں تو خوشی کی گھڑیاں بھی آپؐ نے دیکھی ہیں آپؐ خدا کے رسول اور اس کے پیارے تھے۔ یہ کیوں کر ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو ناکام دنیا سے اٹھا لیتا۔ وفات سے پہلے پہلے خدا تعالیٰ نے آپؐ کو اپنے دشمنوں پر غلبہ دے دیا اور دشمن جس تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اسی سرعت سے پیچھے ہٹنے لگا۔ قیصر و کسریٰ تو بے شک آپ کی وفات کے بعد تباہ ہوئے۔ آپؐ کے غلاموں کے ہاتھوں ان کا غرور ٹوٹا۔ لیکن کفار عرب۔ جماعت منافقین۔ یہود و نصاریٰ کے وہ قبائل جو عرب میں رہتے تھے وہ تو آپؐ کے سامنے آپؐ کے ہاتھوں سے نہایت ذلت سے ٹھوڑیوں کے بل گرے۔ سوائے اس کے کہ طلبگار عفو ہوں اور کچھ نہ بن پڑا۔ اس بے کسی اور بے بسی کے بعد جس کا نقشہ پہلے کھینچ چکا ہوں بادشاہت کی۔ کسریٰ پر آپ فردکش ہوئے اور سب دشمن پامال ہو گئے۔ مگر باوجود ان فاتحانہ نظاروں کے ان ایام ترقی کی ان ساعات سے بہجت و فرحت کے عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نہ بداخلاق تھے نہ بدگو۔

حضرت صالح علیہ السلام

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کی شائع کردہ کتاب نبیؑ الانبیاء میں حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق مزید سوال و جواب کی صورت میں لکھا ہے۔

سوال۔ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت جانچنے کے لئے کیا طلب کیا۔

جواب۔ قوم ثمود نے کہا کہ اے صالحؑ اگر تو اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو جو نشان تیرے پاس ہے وہ لے آ۔

سوال۔ حضرت صالحؑ نے قوم ثمود کے نشان طلب کرنے پر کیا نشان پیش کیا۔

جواب۔ حضرت صالحؑ نے خدائی حکم کے مطابق اپنی اونٹنی کی آزادی کو ایک نشان قرار دیا۔ اور کہا کہ اس اونٹنی کو نقصان پہنچانے پر تمہیں عذاب الٰہی گھیر لے گا۔ ایک دن اس اونٹنی کے لئے گھاٹ سے پانی پینا مقرر ہے۔ اور ایک دن تمہارے لئے گھاٹ سے پانی لینا مقرر ہے۔

سوال۔ اونٹنی نشان کس طرح تھی۔

جواب۔ عرب اور دوسرے ممالک میں دستور تھا کہ بادشاہ اپنی طاقت کے اظہار کے لئے کوئی جانور چھوڑ دیا کرتے تھے۔ اور اعلان کر دیا کرتے تھے کہ اسے کوئی کچھ نہ کہے۔ اگر کوئی کچھ کہتا تو وہ اسے تباہ کر دیا کرتے تھے۔ اس طریق کے نقل میں حضرت صالحؑ نے اپنی اونٹنی کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے نشان مقرر کیا۔ کہ تمہاری دیرینہ رسم کے مطابق اس اونٹنی کو بھی نشان مقرر کیا جاتا ہے۔ اگر تم اسے دکھ دو گے تو وہ الٰہی حکومت کا مقابلہ سمجھا جائے گا۔ اور تم عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے۔

سوال۔ اونٹنی کے نشان کا مفہوم بیان کریں۔

جواب۔ اس نشان سے حضرت صالحؑ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا تھا کہ تبلیغ کے لئے مجھے ادھر ادھر پھرنے دو۔ اور اس میں روک نہ ڈالو۔ کیونکہ سواری کو روکنے سے مراد سوار کا روکنا ہوتا ہے۔ اور زمین میں اونٹنی کو چرنے دینے سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ضروریات دینی کے پورا کرنے کے لئے جو میں مختلف علاقوں میں پھروں تو اس میں روک نہ ڈالو۔

سوال۔ کیا حضرت صالحؑ کی اونٹنی عام لوگوں کی چراگاہوں میں گھومتی پھرتی تھی۔

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ وہ کونسی وادی تھی جس میں حضرت صالحؑ کی اونٹنی چرتی تھی۔

جواب۔ پرانی تاریخوں سے پتہ چلتا تھا کہ حضرت صالحؑ کی اونٹنی فج الناقہ وادی میں چرتی تھی۔ حضرت مسیحؑ سے ڈیڑھ سو سال قبل کے ایک جغرافیہ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ پرانے یونانی مورخ اسے بیڈاناٹا لکھتے ہیں۔ جو کہ فج الناقہ کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔

سوال۔ حضرت صالحؑ نے ایک الگ وادی اپنی اونٹنی کے چرنے کے لئے کس لئے مقرر کی تھی۔

جواب۔ حضرت صالحؑ نے فساد سے بچنے کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کرتے ہوئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر ایسی جگہوں اور وقتوں کو چھوڑ دیا تھا۔ جس میں لوگوں سے مل کر فساد کا ڈر پیدا ہو سکتا تھا۔ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو سمجھایا تھا کہ تم اس ناقہ کو آزاد پھرنے دو۔ اور اس کے پانی پینے میں روک نہ بنو۔ کیونکہ اس طرح میری تبلیغ میں روک واقع ہو جائے گی۔

سوال۔ جب حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کے سامنے اپنی صداقت کا ایک فیصلہ کن نشان پیش کر دیا۔ تو پھر قوم ثمود نے کیا تدبیر کی۔

جواب۔ یہ بات سن کر حضرت صالحؑ کی قوم برہم ہو گئی اور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو (اللہ تعالیٰ کی پناہ) منحوس قرار دیا۔ اور آپ کے خلاف سازش کی کہ آپ کو قتل کر ڈالیں۔

سوال۔ حضرت صالحؑ کے خلاف سازش کرنے میں کتنے آدمی تھے۔

جواب۔ حضرت صالحؑ کے خلاف نو آدمی تھے جنہوں نے آپ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ اور آپ کے مشن کو نقصان پہنچانے کے منصوبے بنائے تھے۔

سوال۔ کیا ثمود قوم کے نو بڑے سرداروں کا منصوبہ کامیاب ہوا۔

جواب۔ نہیں۔ وہ اپنی اس سازش میں کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بھی اس قوم کی ہلاکت کی تدبیریں کر رہا تھا۔

سوال۔ قوم ثمود نے ناکامی و نامرادی سے دوچار ہونے کے بعد اونٹنی کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

جواب۔ قوم ثمود نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور علی الاعلان اظہار کر دیا کہ وہ آپ کو تبلیغ نہیں کرنے دیں گے۔

سوال۔ جس شخص یا سردار نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا اور اس کی ٹانگیں کاٹی تھیں اس کا کیا نام تھا۔

جواب۔ کہتے ہیں کہ اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا قیدار نام ایک شخص تھا جس نے دوسروں سے ہتھیار لے کر ان کے مشورہ سے اونٹنی کو زخمی کیا تھا کہ وہ چل پھر نہ سکے۔

سوال۔ حضرت صالحؑ نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دینے کے بعد قوم کو مزید کتنے دنوں کی مہلت دی۔

جواب۔ آپ نے اپنی قوم کو بدعملیوں سے بچنے کے لئے تین دن کی مہلت دی۔ اور کہا کہ یہ وعدہ سچا ہے اگر تم نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو خدا تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ گھروں میں اپنے حاصل شدہ سامانوں سے فائدہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"الحق" دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شکریہ کے ساتھ - ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر حافظ سید خالد محمود ترمذی

ڈاکٹر عبدالکریم جرمانوس (ہنگری کا نو مسلم پروفیسر علوم اسلامیہ)

اپنی کہانی اپنی زبانی ترکی زبان کی ایک کہاوت ہے "بن دیمک شیطان دیمکرر" یعنی جب تو نے کہا "میں" تو گویا شیطان نے کہا۔ لیکن بایں ہمہ آپ کے حکم کی تعمیل میں اپنی بات کہنے کے لئے معذور ہوں۔ یہ حقیر پر تقصیر بچپن میں کوئی ذہین طالب علم نہیں تھا لیکن اگر یہ کہیں تو صحیح ہو گا کہ ایک کند ذہن طالب علم تھا جسے پڑھنے لکھنے کی بہ نسبت کھیل کود سے زیادہ شغف تھا اور موسیقی سے تو عشق تھا۔ وقت گزرتا رہا اور پھر میں نے بوڈاپسٹ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ اسی اثناء میں پہلی عالمگیر جنگ چھڑ گئی اور میرا ملک ہنگری جنگ کا میدان بن گیا میں نے بھی اپنے ملک کے دفاع میں حتی المقدور حصہ لیا۔ جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد میں پھر یونیورسٹی میں واپس لوٹ آیا تاکہ اپنی ادھوری تعلیم مکمل کر سکوں۔ یہاں مختلف ممالک کی تاریخ کے مطالعے کے دوران تاریخ عرب میری نظر سے گزری خصوصاً تاریخ نبوت محمد "نامی کتاب جب میں نے پڑھی تو میں اس در یتیم کے متعلق یہ جان کر حیران و ششدر رہ گیا کہ جس کے ماں باپ بچپن میں فوت ہو گئے تو اس کے دادا اور پھر چچا نے اس کی پرورش کی اس کا اپنا خاندان اور قبیلہ اس کا دشمن تھا اہل وطن نے اس کی اس قدر مخالفت کی کہ بالآخر اسے اپنے مولد یعنی مکہ سے رات کی تاریکی میں ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا پھر مدینے میں بھی اسے چین سے نہیں رہنے دیا۔ یکے بعد دیگرے تین جنگیں اس غریب الدیار اور اس کے پیروکاروں سے لڑیں جو جزیرہ عرب کے کمزور و ناتواں اور غریب و بے مایہ لوگ تھے لیکن کچھ زیادہ مدت نہیں گزری تھی کہ اس کا لایا ہوا دین نہ صرف تمام عرب میں پھیل گیا بلکہ وقت کی دو سپر طاقتوں یعنی قیصر و کسریٰ کو جن کا سکہ تمام عالم میں چلتا تھا اس کے ضعیف و مفلس پیروکاروں نے زیر و زبر کر ڈالا۔ اسی وقت سے یہ محیر العقول دعوت اور اس کے عظیم داعی کی مسحور کن شخصیت میرے حواس، دل و دماغ اور خیالات و تصورات پر چھا گئی میں نے تعلیم تو مکمل کر لی لیکن بلاد مشرق، دین اسلام اور مسلمانوں کے متعلق مزید جاننے کی طلب بڑھتی ہی گئی۔ پنڈت رتن پنڈوری نے کیا خوب کہا ہے

بحر عدن میں لاکھ ہوں لو لوئے شاہوار
کچھ رنگ و روپ اور ہے دُرِ یتیم کا

(اضافہ از مترجم)

تعلیم مکمل کرنے کے بعد ترکی زبان سیکھنے کے لئے استنبول یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا جہاں سے ترکی اور فارسی زبانوں میں درجہ تخصص حاصل کیا بعد ازاں بوڈاپسٹ یونیورسٹی کے السنہ شرقیہ کے شعبہ میں پروفیسر مقرر کر دیا گیا۔ لیکن میں نے محسوس کیا کہ ترکی زبان کی تحصیل حقیقی مشرق اور اسلام کی دعوت کے متعلق آگاہی حاصل کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ لہٰذا اس حیرت انگیز دعوت کے اصل منبع و ماخذ یعنی قرآن کریم کے مطالعہ کا ارادہ کیا تو مجھے انگریزی میں دو ترجمے دستیاب ہوئے ایک میکاڈو کا ترجمہ تھا دوسرا لکھ و کٹوریہ کے لئے کیا گیا تھا لیکن جب ان کا مطالعہ کیا تو دونوں ترجمے بے روح اور بے جان سے لگے اور قرآن کے الہامی اسلوب کے حسن و جمال اور عربی زبان کی فصاحت و بلاغت سے عاری۔ اس لئے عربی لغات اور کتب کی مدد سے عربی زبان سیکھی اور قرآن مجید کے روح پرور اور ایمان افروز معانی تک رسائی حاصل کی۔ اپنی کتابوں اور لغات کی مدد سے مشہور عربی تفسیر بیضاوی کا کچھ حصہ پڑھا نیز تاریخ اسلام، عربی ادب اور حدیث شریف کی بہت سی کتابیں پڑھ ڈالیں تو یہ احساس ہوا کہ قرآن کریم کا یہ بیان اور فرمان واقعی حق ہے کہ اس میں باطل کسی راستے سے بھی راہ نہیں پا سکتا۔ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ نیز یہ حقیقتاً ایک دانا و بینا اور تعریف کئے ہوئے کا نازل کردہ ہے اور ہدایت فلاح ہے۔

بلادِ مشرق کی سیر و سیاحت اور قبولِ اسلام

بعد ازاں دین اسلام اور مسلمانوں کے متعلق مستشرقین کی آراء اور خیالات جاننے کے لئے انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور اطالوی زبانیں سیکھیں پھر مشرقی ممالک کی سیر و سیاحت شروع کی تو چار مرتبہ ترکی گیا۔ پھر مجھے ہندوستان کے مشہور شاعر رابندر ناتھ ٹیگور نے اپنی قائم کردہ شانتی نکیتن یونیورسٹی میں پڑھانے کی دعوت دی میں نے وہاں تین سال تک پڑھایا اور اسی اثناء میں ہندوستان کے طول و عرض میں گھوما پھرا۔ بالآخر یہیں مجھے اسلام کی وہ روشنی وہ نور نصیب ہوا جس کی تلاش و جستجو میں میں مارا مارا پھر رہا تھا اور جس کی چنگاری تاریخ نبوت محمد ﷺ نامی کتاب نے میرے اندر سلگا دی تھی۔ جامع مسجد دہلی میں مشہور مسلم رہنما ڈاکٹر مختار احمد انصاری کی دعوت و ترغیب پر ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں اسلام قبول کیا۔ میرا اسلامی نام عبدالکریم جرمانوس رکھا گیا۔ یہ جمعہ کا مبارک دن تھا۔ جمعہ کا خطبہ بھی اس حقیر نے دیا۔

سوئے حرم قبول اسلام کے بعد میرے اندر بلاد عرب یعنی مصر و حجاز دیکھنے کی آرزو اور سوا ہو گئی تین سال کی کوشش بسیار کے بعد بالآخر میری تمنا بر آئی۔ اسکندریہ کی بندرگاہ پر مصری قلیوں کی عربی گفتگو میرے کانوں کو بہت بھلی لگی۔ ایام حج تک قاہرہ میں قیام رہا اور پھر عازم حجاز مقدس ہوا۔

شیخ ازہر سے ملاقات قیام مصر کے دوران ایک روز شیخ ازہر سے ملنے گیا تو دفاتر میں جیسا آج کل ہوتا ہے کہ سیکرٹری نے مجھے ایک چٹ دی جس پر میں نے اپنا نام پتہ اور ملاقات کا مقصد تحریر کیا وہ چٹ شیخ ازہر کے پاس گئی تو اس نے مجھے اندر بلا لیا جب میں شیخ ازہر سے ملا تو میں نے اس کی توجہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث مبارک کی طرف دلائی (لتتبعن سنن من قبلکم شبراً بشبر وذراعاً بذراعٍ حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ)

ترجمہ تم قدم بہ قدم اپنے سے پہلی امتوں کے طور طریقے اپناؤ گے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی ضرور ایسا ہی کرو گے۔ آج یہ بات سچ ہو رہی ہے۔ تم عیسائیوں کے طور طریقے اور تہذیب و تمدن اپنا رہے ہو جب کوئی تمہارا مسلمان بھائی تمہیں ملنے آتا ہے تو تم پہلے اسے انتظار کراتے ہو۔ نام پتہ پوچھتے ہو پھر مرضی ہوتی ہے تو ملتے ہو ورنہ تمہارا سیکرٹری (دربان) کوئی بہانہ گھڑ لیتا ہے اور اسے نامراد جانا پڑتا ہے۔ جب کہ سرور عالم ﷺ صحابہ کرامؓ کے جلو میں مسجد نبوی میں بیٹھتے تھے۔ دور و نزدیک سے جب کوئی بدو دین کے مسائل پوچھنے آتا تو اسی کے لئے اہل مجلس دیدہ و دل فرش راہ کرتے اور سر مجلس صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ تواضع اور نرمی کا سلوک کرتے آپ بھی اسی نبی رحمت ﷺ کی وراثت کے امین ہیں تو آپ ان کی سنت مطہرہ پر عمل کرنے کی بجائے عیسائیوں کے طور طریقے کیوں اپنائے ہوئے ہیں۔ شیخ ازہر کے پاس میرے اس سوال کا سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ تھا احقر مصر کے دیگر علماء اور ادیبوں سے بھی ملا اور وہاں کے مقامی رسائل و اخبارات میں متعدد مقالات و مضامین لکھے جن میں اسلام اور قرآن کریم کے متعلق اپنے دلی احساسات و جذبات کا اظہار کیا تھا۔

حج بیت اللہ ایام حج میں حجاز مقدس کا عزم کیا جب وہاں یعنی پیارے رسول ﷺ کے مولد پاک پہنچا تو اسے ویسا ہی پایا جیسا کہ تاریخ کی کتابوں میں پڑھا تھا کھجوروں کے باغ بالوں کے خیمے اور اونٹوں کی بہتات یہ مناظر مجھے بہت اچھے لگے۔ اللہ کے گھر کا دیوانوں کی طرح طواف کیا۔ پیارے حبیبؐ کے روضہ اطہر پر حاضری دی۔ قیام حجاز کے دوران مملکت سعودی عرب کے بانی جلالتہ الملک عبدالعزیز آل سعود سے بھی ملا اپنے ہم عصروں میں شجاعت، فہم و فراست اور حسن اخلاق کے لحاظ سے وہ ایک منفرد شخصیت کے مالک تھے اور ان سے متاثر ہو کر ان کے فضائل و محاسن پر مبنی ایک بہت پر اثر مضمون سپرد قلم کیا تھا جو عربی رسالے "صوت الحجاز" میں شائع ہوا۔

اللہ اکبر چار سال کی صحرانوردی (تین سال ہندوستان میں تعلیم و تدریس اور اس کی سیاحت اور ایک سال بلاد مقدس میں قیام) کے بعد جب سے اپنے وطن واپس لوٹا ہوں تو بوڈاپسٹ یونیورسٹی میں علوم اسلامیہ کی تعلیم و تدریس پر مامور ہوں وطن واپسی پر "اللہ اکبر" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی اسے سفرنامہ حجاز کہہ لیں جس میں مصر و حجاز کے سفر کے حالات و واقعات اور مناسک و فرائض حج بیان کئے ہیں۔ اس کے آغاز میں اسلام کی تاریخ بیان کی ہے اور دور جاہلیت سے لے کر موجودہ دور تک منتخب عربی اشعار کا منظوم ترجمہ بھی شامل ہے اس طرح یہ کتاب عربی ادب کی بھی ایک اہم دستاویز ہے۔ یہ کتاب ہنگری زبان میں لکھی تھی جس کا ترجمہ جرمنی اطالوی اور دوسری یورپی زبانوں میں بھی ہوا۔

تاریخ الادب العربی اور دیگر تصنیفات ایک ضخیم کتاب "تاریخ الادب العربی" کے نام سے لکھی۔ شاعر ابن رومی پر ایک کتاب جرمنی زبان میں لکھی جس میں اس کے منتخب اشعار کا ترجمہ و تشریح بھی ہے یہ شاعر یورپ میں چونکہ غیر معروف ہے اس لئے احقر نے اپنا یہ فرض جانا کہ اس نابغہ روزگار شاعر کو مغرب سے متعارف کرائے اللہ کریم نے کتاب کو یورپ میں بڑی مقبولیت سے نوازا۔

علاوہ ازیں ریڈیو بوڈاپسٹ سے اور بوڈاپسٹ یونیورسٹی اور ہنگری کی مختلف علمی و ادبی محفلوں میں عربی ادب اور اسلامی موضوعات پر بکثرت تقریریں کی ہیں نیز ترکی ادب، فارسی ادب اور خصوصاً عربی ادب پر بہت سے مقالے لکھے ہیں۔ کئی سالوں سے انگریزی زبان میں ایک ضخیم کتاب ان عربی ادیبوں کی خدمات جلیلہ کے بارے میں لکھ رہا ہوں جو ہجرت کر کے امریکہ میں آباد ہیں۔ میری رائے میں خود امریکی ادب میں ایسی کوئی بات ہے ہی نہیں جسے ادب کہا جا سکے یعنی امریکی ادب میں ادب نام کی کوئی چیز نہیں سوائے عربی ادب کے اور ان عربی ادیبوں نے ادب میں ایسے جدید اسلوب تخلیق کئے ہیں اور ایسے جدید انداز میں مضمون باندھے ہیں کہ وہ ادب کی ایک نئی صنف بن گئے ہیں۔ اسی طرح دو سالوں کی تگ و دو کے بعد شعر جاہلی سے انتخاب شائع کیا ہے جس میں ڈیڑھ سو شاعروں کے حالات اور ان کے اشعار جمع کئے ہیں۔

اس کے بعد ایک اور ضخیم کتاب لکھنے کے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارے میں غور و خوض کر رہا ہوں جس میں نپولین کے حملے کے بعد سے لے کر موجودہ دور تک عربوں نے جو ترقی و عروج حاصل کیا اس کا حال بیان ہوگا اس کی ضخامت اندازاً ایک ہزار صفحات تک پہنچنے کی امید ہے۔

اعزازات عربی ادب اور اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں احقر کی ان حقیر مساعی کی وجہ سے قاہرہ کی مجمع اللغتہ العربیتہ نے رکن منتخب کیا ہے۔ عراق کی مجمع العلمی کا رکن ہوں اور ہنگری کی مستشرقین کی انجمن کا بھی رکن ہوں قاہرہ کی مجلس برائے جدید عربی ادب کا رکن ہوں۔

میرے عقائد و نظریات اپنے وسیع مطالعے اور عمیق مشاہدے کی بناء پر میرا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا میں اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو منزل من اللہ ہے اور ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے جس میں تمام بنی نوع انسان کی فلاح و صلاح مضمر ہے۔ یہ ایک سادہ اور بڑا واضح مذہب ہے اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا دونوں بہت ہی آسان ہیں (ولقد یسرنا القران للذکر فھل من مدکر) دنیا کے دیگر مذاہب کی طرح یہ رسوم و رواج کا پیچیدہ گورکھ دھندا نہیں ہے۔ نہ اس میں کسی بھی قسم کا ابہام و غموض ہے۔ یہ زندگی کے تمام مسائل اور مشکلات کا فطری حل تجویز کرتا ہے یہ زندگی کے مسائل سے فرار نہیں سکھاتا بلکہ اسے فطری انداز میں گزارنے کی تعلیم دیتا ہے یعنی یہ انسانی فطرت کے قریب ترین دین ہے نیز اس میں رہبانیت نہیں ہے (لا رھبانیتہ فی الاسلام) میرا یہ ایمان ہے کہ اس دین مبین کی وساطت سے اللہ سبحانہ تک ہر مومن کی رسائی بغیر کسی واسطے اور وسیلے کے ہوتی ہے۔ نیز یہ اتنا آسان دین ہے کہ ایک عام انسان بھی جس طرح اپنے نفس سے دوسروں کی بہ نسبت خوب آگاہ ہوتا ہے اسی طرح اس سے آگاہ ہو کر اور سمجھ کر بآسانی اسے دوسروں کو سمجھا بھی سکتا ہے۔

اسلامی مساوات اسلام کی سب سے اہم تعلیم یہ ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں خواہ وہ دنیا کے کسی علاقے کے رہنے والے ہوں کسی رنگ کسی نسل کے ہوں کسی قوم قبیلے کے ہوں سب کو ایمان کے رشتے سے اخوت و بھائی چارے اور مساوات کی ایک لڑی میں پرو دیتا ہے جیسے تسبیح کے دانے یا کنگھی کے دندانے اور سرور کائنات ﷺ نے سچ فرمایا کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر فوقیت و فضلیت حاصل نہیں مگر تقویٰ کی بنیاد پر جب کہ اس کے برعکس نام نہاد مہذب دنیا عصبیت اور قوم پرستی اور نسلی امتیاز کی ضلالت و گمراہی میں غرق ہے اور اس کی دیکھا دیکھی امت مسلمہ بھی اسی عفریت کے ظالمانہ پنجوں کی گرفت میں ہے اسی نسل پرستی کی بدولت اقوام عالم دو ہولناک عالمی جنگوں سے دوچار ہو چکی ہیں اور تیسری عالمی جنگ کے خوف سے لرزاں و ترساں ہے جس سے بچنے کا واحد راستہ اسلام ہے۔

بعثت نبوی ﷺ تاریخ انسانی کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو تاریخ انسانی میں بہت سے اہم واقعات رونما ہوئے ہیں اور کئی اہم موڑ آئے ہیں۔ ان میں سب سے اہم واقعہ فخر موجودات محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہے ان کے لائے ہوئے دین مبین اور ان کی سنت مطہرہ کی پیروی میں انسانیت کی سعادت و نجات ہے۔ آپ ﷺ جو دین لے کر مبعوث ہوئے وہ ترقی پسند دین ہے رجعت پسند مذہب نہیں ہے اس دین کی بدولت انسان روحانی ترقی کے اعلیٰ مدارج طے کرتا ہے اور اسی روحانی ترقی کا مرکز مکہ البلد الامین ہے جہاں حج کے ایام میں تمام عالم سے ہر ملک و ملت اور ہر علاقے کے مسلمان بلا امتیاز رنگ و نسل اور ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے حجاج بلالحاظ دولت و ثروت اور امارت و غربت ایک جیسے لباس میں ملبوس اللہ جل شانہ کے دربار میں حاضر ہو کر اسلامی مساوات کا عظیم اور عملی مظاہرہ پیش کرتے ہیں۔ یہ حقیر ہنگری کا باشندہ ہوتے ہوئے اسلام کے رشتے کے ناطے عالمگیر اخوت کی چاشنی محسوس کرتا ہے۔ اور ان سب مسلمانوں کا بھائی ہے جو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ کائنات کی ہر شے یہ ارض و سماء یہ شمس و قمر اور ستارے و سیارے سب اللہ کے قانون کے تابع ہیں نہ کہ مادی قوانین کے۔ اور مادہ (Matter) روحانیت اور عقلیت کے تابع ہے۔ مادہ ہر دم تغیر پذیر ہے اس کی شکل، رنگ اور عناصر ترکیبی تغیر پذیر ہیں جو ہر (Atom) کا پہلے یہ نظریہ تھا کہ یہ ناقابل تقسیم ہے (ڈالٹن اٹامک تھیوری کے مطابق) پھر یہ تین حصوں نیوٹران پروٹان اور الیکٹران) میں تقسیم ہوا جدید ترین تحقیق کے مطابق یہ تیس سے زائد حصوں میں تقسیم ہوا ہے واللہ اعلم ابھی یہ مزید کتنے حصوں میں تقسیم ہوگا۔ یونانی فلسفی ہوا قلیطوس نے کہا تھا۔ کائنات کی ہر شے تغیر پذیر ہے ہر چیز اپنے جوہر کے لحاظ سے تبدیل ہوئی ہے سوائے اللہ کی ذات کے۔

آج کا انسان مادی ترقی کے بل بوتے پر چاند پر کمند ڈال چکا ہے لیکن اخلاقی اور روحانی ترقی کے لحاظ سے وہ صفر ہے مادی ترقی میں انسانیت کی نجات نہیں ہے بلکہ مادیت پرستی نے تو اسے نسل پرستی کے جنون میں مبتلا کیا جس نے انسانیت کو دو تباہ کن عالمی جنگوں سے دوچار کیا اور تیسری عالمی جنگ سے بچنے کا صرف ایک راستہ ہے کہ انسان خدائے واحد و یکتا پر اور اس کے بھیجے ہوئے دین متین پر ایمان لے آئے اور اسلامی اخوت و مساوات کی حبل "متین" (مضبوط رسی) کو مضبوطی سے تھام لے جو سب برائیوں، سب چڑھائیوں (۔) اور سب مظالم سے محفوظ رہنے کے لئے مضبوط قلعہ ہے۔ اور صرف اس ذات عالی کی گرفت اور پکڑ سے ڈرے کہ راس الحکمتہ مخافتہ اللہ۔ یعنی دانائی کی بنیاد اللہ کا خوف ہے۔

اعتراف اپنی لویل کہانی اس اعتراف پر ختم کرتا ہوں کہ یہ حقیر سولہ سال کی عمر سے سیرت محمدی ﷺ، اسلام اور عربی ادب کے مطالعے اور ان کی اشاعت میں کوشاں ہے آج میری عمر 80 (اسی) سال کے لگ بھگ ہے لیکن ابھی بھی یہ تمنا اور آرزو ہے کہ اگر اتنی ہی عمر اور مل جائے تو وہ بھی اشاعت اسلام، علم کا نور عام کرنے اور عربی ادب کی خدمت میں گزار دوں۔ نیز یہ کہ گو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا کیا لیکن میں اس کا بے حد و حساب شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اسلام کی لازوال نعمت اور نور سے سرفراز فرمایا اور اسی پر عمل کی توفیق ارزانی فرمائی کہ میری آپ کی اور ساری انسانیت کی فلاح اسی دین مبین پر عمل کرنے میں ہے۔

ہماری تاریخ

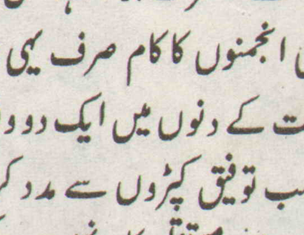

از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

1954ء اور 1955ء کے سیلابوں نے خدام الاحمدیہ کے لئے خدمت خلق کے نئے راستے کھول دیئے ہیں۔ ہر جگہ اور ہر علاقہ میں ایسی انجمنیں اور سوسائٹیاں کام کرتی ہیں۔ جن کا نصب العین صرف خدمت خلق ہوتا ہے اور جن علاقوں میں یہ تنظیمیں نہیں ہوتیں وہاں رحم اور ہمدردی کا جذبہ ایک دوسرے کی مدد کے لئے آگے آنے کا محرک ہوتا ہے اس وقت تک اس قسم کی انجمنوں کا کام صرف یہی ہوتا تھا کہ ایسے مصیبت کے دنوں میں ایک دو وقت کا کھانا دیدیا یا حسب توفیق کپڑوں سے مدد کر دی لیکن اس صورت میں مستقل کام نہیں ہو سکتا تھا۔ نہ مصیبت زدگان ہی اس کی طاقت رکھتے تھے کہ وہ اپنی رہائش اور سر چھپانے کے لئے جگہ بنا سکیں۔ نہ انفرادی طور پر یہ مدد ہو سکتی تھی۔

1954ء کے سیلاب کے معاً بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے یہ تحریک جاری کی گئی کہ سیلاب زدگان کے لئے خدام الاحمدیہ خود مکانات تعمیر کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر خادم معمار تو نہیں ہوتا۔ لیکن کم از کم مزدور ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ ابتداءً اس تحریک کا آغاز لاہور میں کیا گیا۔ اور غریب سیلاب زدگان کے لئے خدام الاحمدیہ نے مکانات کی تعمیر شروع کر دی۔ معماروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور دوسرے تعلیم یافتہ خدام نے خدمت خلق کے جذبہ کی صحیح رنگ میں نمائش کی۔ اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جو کام محض رضاء الٰہی کے لئے کیا جائے۔ وہ اپنے اندر کس قدر برکت رکھتا ہے۔ یہاں نہ تو کام ٹھیکہ پر ہوتا تھا۔ نہ روزانہ مزدوری ملنے کے خیال سے وقت کا سوال تھا۔ یہ راج اور مزدور اپنے گھروں سے کھانا کھا کر آتے تھے۔ اور وقت کا لحاظ کئے بغیر کام کرنے پر ڈٹ جاتے تھے اور یہی جوش تھا جس نے دنوں کا کام گھنٹوں میں ختم کرا دیا۔ یہ کوٹ پتلون پہنے ہوئے معمار اور مزدور جس طرح دوڑ کر کام کر رہے تھے۔ دیکھنے والے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اس طرح چند دنوں کے اندر اندر خدام نے ایک سو سے زائد مکانات اس قابل تیار کر دیئے۔ کہ مکین عزت کے ساتھ ان میں سر چھپا کر بیٹھ سکیں اور اس ساری محنت کا معاوضہ صرف وہ دعائیں تھیں جو غرباء کے دل کی گہرائیوں سے ان کے حق میں نکل رہی تھیں۔

یہ ایک ایسا کام ہے۔ جس میں دوسری تنظیموں کے مقابلے میں خدام الاحمدیہ کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ مگر خدام الاحمدیہ کے نوجوان یہ خدمت محض رضاء الٰہی کے حصول کے لئے بجا لاتے ہیں۔ پس ہمارا مقصد بھی دوسروں سے بہت بلند ہے اور ہمارے نتائج بھی دوسروں سے بہت اعلیٰ ہیں۔ ہمیں اس طریق کو زیادہ وسیع کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو ان مصیبتوں سے محفوظ رکھے۔ لیکن وہ بے نیاز ہے۔ اور بسا اوقات محض ہمارے دعوؤں کے امتحانات کے لئے ہی وہ ہمیں ابتلاؤں میں سے گزارنا چاہتا ہے تا دنیا یہ بھی دیکھ لے۔ کہ کن کے دعوے صرف زبانی ہیں اور کن کا کردار ان کی زبان کی تائید کرتا ہے۔ اور پھر وہ محض اپنے فضل کے ساتھ ہماری ان حقیر قربانیوں اور جدوجہد کو نواز کر ان کے عظیم الشان نتائج پیدا کرے۔ کیونکہ حقیقت میں سب کچھ تو خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے۔ ہم تو صرف ظاہری طور پر آلہ کی طرح ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بھی 1954ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی اس قسم کی مساعی پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کام کو زیادہ منظم رنگ میں کرنے کی ہدایت فرمائی تھی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر ہم یہ کام کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اس کے لئے تیاری بھی کرنی چاہئے۔ ہر مجلس میں ایسے خدام موجود ہوں۔ جو معماری اور نجاری کا کام جانتے ہوں۔ مزدور خدام تو مل ہی جائیں گے مگر فن کو جاننے والا ہونا چاہئے تا جو کام بھی ہمارا ہو وہ ہر لحاظ سے نہایت عمدہ اور مفید ہو۔

"اس لئے میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ہاں چند خدام کو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سرب جنرل پر جنگی جرائم کے الزامات

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام قائم جنگی جرائم کی تحقیقات کے ہیگ (ہالینڈ) ٹریبونل نے سابق یوگو سلاویہ کے ایک سینیئر جرنیل کو سرائیوو کے طویل محاصرے کے دوران 10 ہزار افراد کے قتل میں اعانت کے جرم میں جنگی جرائم کا مرتکب ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔

سربوں کے کمانڈر جنرل راتکو میلا ڈچ کے سینیئر کمانڈر جورڈ سے جو کک پر الزم ہے کہ اس نے علیحدگی پسند سربوں کی مدد کرتے ہوئے مئی 1992ء سے دسمبر 1995ء تک سرائیوو پر کئی بار گولہ باری کی۔

جو کک جو اگلے ہفتے 61 سال کے ہو جائیں گے' اس وقت ہیگ میں ٹریبونل کے زیر حراست ہیں۔ ان کے ساتھ سرب کرنل ایکسا کرزمانووچ بھی قید ہیں۔ ان کو نیٹو کے فوجیوں نے سرائیوو کی ایک جیل سے ہیگ منتقل کیا تھا۔

ان دو افسران کو اس وقت گرفتار کیا گیا۔ جب وہ 30۔ جنوری 96ء کو ایک غلط موڑ مڑنے کی وجہ سے بوسنین علاقے میں چلے گئے تھے کہ بوسنین فوجوں نے ان کو گرفتار کر لیا۔ سربوں نے الزام لگایا ہے کہ ان دونوں کو اغوا کیا گیا ہے۔ ان کی گرفتاری پر سربوں نے شدید ردعمل کا اظہار کیا تھا۔

ان پر یہ الزام اس وقت عائد کیا گیا جب سرائیوو کو سرکاری طور پر محاصرہ سے آزاد قرار دیا گیا۔ مسلم کروٹ پولیس نے ان علاقوں میں گشت شروع کر دیا ہے جو سرب چھوڑ کر گئے ہیں۔ سربوں نے اس علاقے پر عرصہ ساڑھے تین سال تک کنٹرول قائم رکھا اور اس کے ذریعے سرائیوو کا محاصرہ جاری رکھا تھا۔

اس محاصرے کے دوران سرائیوو پر کئی بار بموں سے حملے کئے گئے۔ مثال کے طور پر مئی 1992ء میں ڈبل روٹی حاصل کرنے والوں کی ایک قطار پر حملہ کیا گیا۔ جس سے 20۔ افراد ہلاک اور 70۔ زخمی ہوئے۔ اس حملے کا الزام سربوں پر عائد کیا گیا تھا۔ لیکن سربوں نے کہا کہ بوسنیا کی حکومت نے اپنے عوام پر خود یہ حملہ کیا تھا تاکہ نیٹو کی افواج کو مداخلت کی دعوت دی جا سکے۔

ایک سال بعد ایک مارٹر بم اٹیک میں 15۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ بم ایک کار پارک میں پھینکا گیا تھا جس کے قریب نوجوان فٹ بال کھیل رہے تھے۔ اور جولائی 1993ء میں شہر پر 24 گھنٹے کے عرصے میں 3777 گولے پھینکے گئے تھے۔

فروری 1994ء میں ایک مارٹر بم نے ایک پر ہجوم سنٹرل پارک کو نشانہ بنایا جس سے 68۔ افراد ہلاک اور 200 کے قریب زخمی ہوئے۔

چیف پراسیکیوٹر رچرڈ گولڈ سٹون نے اس وقت یہ الزام عائد کیا جب جنرل جو کک نے ٹریبونل سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا اور اپنی رہائی کا مطالبہ کیا۔

مسٹر گولڈ سٹون نے ملزم کو بوسنین جیل میں بھجوانے کی بجائے کہا کہ اس کے خلاف جنگی جرائم کی کافی شہادتیں موجود ہیں۔ اس لئے اسے ہیگ ہی میں رکھا جائے۔ ہیگ میں اقوام متحدہ کا یہ ٹریبونل کام کر رہا ہے۔

جو کک کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ سابق یوگوسلاویہ کی فوج سے ریٹائر ہو گیا تھا جس کے بعد اس نے 1992ء بوسنین سرب آرمی میں شمولیت کی۔

بلغراد کے ہفت روزہ اخبار وریمی نے تجویز کیا ہے مسٹر جو کک کو جنرل میلاڈچ اور بوسنین سرب "صدر" راڈووان کراڈزک کے خلاف ایک کلیدی کردار ادا کرنا چاہئے۔ ان دونوں پر ان کی غیر حاضری میں نسل کشی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

یادرفتگان

شاہدہ بیگم اہلیہ ظفر اقبال صاحب

محترم شیخ منشی محمود احمد صاحب

میرے خسر محترم شیخ منشی محمود احمد صاحب ابن حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جو حضرت شیخ محمد احمد صاحب امیر ضلع فیصل آباد کے بھائی تھے مورخہ 96-2-5 کو ساڑھے پانچ بجے شام حرکت قلب بند ہونے سے اچانک وفات پا گئے۔ آپ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی دوسری اہلیہ سے 6 بیٹوں میں سے ایک تھے اور منشی صاحب کی پہلی بیوی سے دو بھائی تھے یعنی کل 8 بھائی تھے۔

آپ پولیس میں ہیڈ منشی تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد سمہ سٹہ میں اپنا مکان بنا کر رہائش اختیار کر لی تھی۔ پولیس کا محکمہ کافی بدنام ہے اس کے باوجود آپ نے کوئی جائیداد نہیں بنائی۔ سلسلہ کے ساتھ مضبوط تعلق اور جماعتی کاموں میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے۔ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانوں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے اکثر اچھے نمبروں میں پاس ہوتے اور رسالہ انصار اللہ میں بھی نتیجہ میں آپ کا نام آتا۔ نہایت دعاگو بزرگ عبادات اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ قریباً دس برس پہلے فوت ہو گئی تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً 80 سال تھی۔

بیت الاحمدیہ بہاولپور میں آپ کا جنازہ ادا کیا گیا اور احمدیہ قبرستان بہاولپور میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بھائی صوبیدار بشیر احمد صاحب بہاولپور کے علاوہ 6 لڑکے اور 2 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ کے بڑے لڑکے ظفر اقبال صاحب آف عزیز آباد کراچی جو میرے شوہر ہیں محترم شریف احمد صاحب دہڑھوی انسپکٹر وقف جدید کے داماد ہیں۔

تین لڑکوں کے سوا باقی سب بچے غیر شادی شدہ ہیں۔ بچوں کی اولاد 4 پوتے اور 4 پوتیاں ہیں ہم سب احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اور موصوف کو جنت میں نہایت اعلیٰ جگہ عطا کرے۔

بقیہ صفحہ 3

اٹھالو۔ یہ وعدہ ایسا وعدہ ہے کہ جھوٹا نہیں ہو گا۔

سوال۔ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو کس قوم کے عذاب کی مثال دی اور کیوں دی۔

جواب۔ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو عاد کی مثال دی اس لئے کہ وہ عبرت پکڑیں۔

سوال۔ ثمود قوم نے کس بات کو ترجیح دی۔

جواب۔ ثمود قوم نے ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دی۔ انہوں نے اپنی سرکشی سے خدا کی تکذیب کی۔

سوال۔ ثمود قوم کا کیا انجام ہوا۔ اور کس قسم کے عذاب سے ہلاک ہو گئی۔

جواب۔ اتمام حجت ہو چکنے کے بعد قوم چوتھے دن ایک بہت برے زلزلے کے ساتھ جس کے ساتھ ایک ہولناک کڑک تھی ہلاک ہو گئی۔

سوال۔ ثمود قوم پر عذاب کس وقت آیا اور کس وجہ سے وہ ہلاک ہو گئی۔

جواب۔ ثمود قوم پر صبح کے وقت عذاب آیا۔ سرکشی اور بغاوت اور حد سے بڑھنے کی وجہ سے یہ قوم ہلاک ہو گئی۔

سوال۔ عذاب آنے کے بعد اس قوم کی کیا حالت بیان ہوئی ہے۔

جواب۔ ہم نے ان پر ایک ہی عذاب نازل کیا اور وہ ایک باڑ بنانے والے درختوں سے گرائے ہوئے چورے کی طرح ہو گئی اور وہ عذاب کی وجہ سے نہ کھڑے ہو سکے اور نہ بدلہ لے سکے۔ اور ان کے رب نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر ہلاکت نازل کی اور اس قوم کو مار کر زمین کے برابر کر دیا۔

سوال۔ کلام الٰہی نے اس ہلاکت آفرین آواز کو جس سے صالحؑ کی قوم ہلاک ہوئی کس کس نام سے تعبیر کیا ہے۔

جواب۔ صاعقہ یعنی کڑک دار بجلی۔ رجفہ۔ زلزلہ ڈال دینے والی شے۔ طاغیہ۔ دہشت ناک۔ نتیجۃً۔ چیخ۔

سوال۔ حضرت صالحؑ نے ہلاک شدگان کو مخاطب ہو کر کیا کہا۔

جواب۔ حضرت صالحؑ نے فرمایا اور یہ اس طرح کا خطاب تھا جس طرح بدر میں مشرکین مکہ کے سرداروں کی ہلاکت پر آنحضور ﷺ نے مردہ نعشوں کے گڑھے پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا۔

سوال۔ کیا مردے اس خطاب کو سن سکتے تھے۔

جواب۔ اس قسم کا خطاب انبیاء کی خصوصیات میں سے ہے اس لئے اللہ ان کے اس کلام کو بلاشبہ مردوں کو سنوا دیتا ہے۔ اگرچہ وہ جواب دینے سے قاصر ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی لاشوں کو خطاب کیا تھا تو حضرت عمرؓ نے تعجب سے پوچھا تھا کیا یہ سن رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں تم سے زیادہ۔ مگر جواب سے عاجز ہیں۔ دوسرے اس سے زندہ انسان جو ان کے اس انجام کو دیکھ رہے ہوتے ہیں عبرت حاصل کریں اور کسی قسم کی سرکشی کی جرأت نہ کریں۔

بقیہ صفحہ 5

اس کی تربیت دلائیں وہ ماہر فن لوگوں کے ساتھ ایک ایک دو دو خدام کو لگا دیں جو روزانہ تھوڑا تھوڑا وقت دے کر یہ کام سیکھ لیں۔ تاجب بھی کوئی موقع آئے وہ بشرح صدر خدمت کے لئے آگے آسکیں"

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ اس بارہ میں انتظام کر کے اطلاع دیں کہ انہوں نے کتنے کتنے خدام کو معماری اور نجاری سیکھنے کے لئے مقرر کیا ہے اور ہر ماہ اپنی ماہانہ رپورٹوں میں ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے۔ ایسے علاقے جنہیں سیلاب آنے کا عموماً خطرہ رہتا ہے۔ اور جو دریاؤں کے قریب ہیں۔ خاص طور پر اس تحریک کے مخاطب ہیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اس نہایت مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کی طرف پوری توجہ دیں گے اور مرکز کو ایسے اعداد و شمار مہیا فرما دیں گے جس سے یہ معلوم ہو سکے۔ کہ کسی مصیبت کے وقت وہاں کس طرح اور کس قسم کی مدد دی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کو اس نیک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق دے۔ تا آپ جہاں ایک ہنر سیکھ کر اپنی آمد کے بڑھانے والے ہوں۔ وہاں آپ مخلوق خدا کی خدمت کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو ہر وقت تیار اور مستعد پا سکیں۔ آمین

(خاکسار مرزا منور احمد)

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

14-3-1956

(روزنامہ الفضل ربوہ 17 مارچ 1956ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

کیسی بلندی کیسی پستی

ویسٹ انڈیز کی ٹیم نے پہلی بار اس وقت حیران کیا تھا جب وہ کینیا کی نو آموز اور کمزور ٹیم سے بری طرح شکست کھا گئی تھی یا اب اس نے اس وقت حیران کر دیا ہے جب اس نے چھٹے ورلڈ کپ کی سب سے مضبوط ٹیم آسٹریلیا کو ہرا دیا ہے۔ ویسٹ انڈیز کی ٹیم کی عجیب بات اس کی ناقابل اعتبار کیفیت ہے۔ یہ گرنے پر آئے تو لڑھکتی ہی چلی جاتی ہے اور لڑنے مرنے پر آئے تو اس سے زیادہ مضبوط اور کوئی ٹیم ہو ہی نہیں سکتی۔ آسٹریلیا کی ٹیم کو پہلے اوورز ہی سے ویسٹ انڈیز نے جس طرح دبا کر رکھا اور کھل کر کھیلنے کا موقع ہی نہ دیا یہ ایک حیران کن منظر تھا۔ مارک واا اور سٹیو واجیسے بیٹسمین جو ہر ٹیم کے خلاف رنز کے ڈھیر لگاتے رہے اب بے بس نظر آرہے تھے۔ اس میچ سے ویسٹ انڈیز کو اہم ترین فائدہ یہ ہوا ہے کہ وہ ٹورنامنٹ میں واپس آگئی ہے۔ ورنہ اس میچ میں شکست کے بعد اس کا کوارٹر فائنل میں پہنچنا ممکن نظر نہیں آرہا تھا۔

اور اب سنئے کینیا سے شکست کے بعد ویسٹ انڈیز کے جزائر میں موجود ویسٹ انڈین لوگوں کی کیا حالت ہوئی سینکڑوں نوجوانوں نے ٹی وی توڑ دیئے اور ہزاروں روتے ہوئے گھروں سے سڑکوں پر نکل آئے۔ اخبارات نے کپتان رچی رچرڈسن کو غیرت کا قاتل اور قومی مجرم قرار دے دیا نو آموز ٹیم سے شکست کو اس صدی کا سب سے بڑا سانحہ قرار دیا گیا۔ کپتان کو پھانسی دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک جزیرے کے وزیر اعظم نے تمام ریاستی سربراہوں کے اجلاس میں ٹیم کے لئے سزا تجویز کرنے کا مطالبہ کیا۔

ابھی تک کوارٹر فائنل میں پاکستان کا مقابلہ بھارت ہی سے ہونے کا امکان ہے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ میچ بنگلور میں ہوگا۔ جہاں کرکٹ کی دو روایتی حریف ٹیمیں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گی۔ تاہم اس کا حتمی فیصلہ 6 مارچ کو ہوگا جبکہ اس ٹورنامنٹ میں پہلی بار تینوں ملکوں میں تین میچ ہو رہے ہیں یعنی لاہور میں پاکستان اور نیوزی لینڈ' کانپور بھارت میں بھارت کا زمبابوے سے اور کینڈی سری لنکا میں سری لنکا کا کینیا سے مقابلہ ہوگا۔

پہلا کوارٹر فائنل 9 مارچ کو فیصل آباد میں ہوگا۔ اور اسی روز دوسرا کوارٹر فائنل بنگلور میں متوقع ہے۔ تیسرا اور چوتھا کوارٹر فائنل ایک دن کے وقفے سے 11 مارچ کو کراچی اور مدراس میں ہوگا۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم محب اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ عزیزہ نصیرہ تسنیم صاحبہ کا نکاح مکرم سید عارف علی صاحب آف کراچی سے پچیس ہزار روپے حق پر مورخہ 96-2-23 بروز جمعہ بمقام بیت النور دار العلوم شرقی ربوہ میں مکرم مولوی محمد دین صاحب شاہد نے پڑھا احباب سے یہ رشتہ بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نوید احمد ملک صاحب مقیم امریکہ کو پانچ نومبر 1995ء کو بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام سدرہ سردار تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ کیپٹن رشید احمد صاحب ملک کی پوتی اور محمد یاسین ماڈل ٹاؤن کراچی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مخدوم محمد اجمل صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ و زعیم انصار اللہ میانی (سرگودھا) 22- فروری 1996ء کو بعمر 63 سال اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ مخدوم محمد ایوب صاحب (بی اے۔ علیگ) سابق امیر حلقہ بھیرہ و میانی کے چھوٹے صاحبزادے اور مخدوم محمد صدیق صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے تھے۔ ان کا جنازہ مخدوم الطاف احمد صاحب صدر جماعت میانی نے پڑھایا۔ مخدوم صاحب کی تدفین اپنے آبائی قبرستان یعنی خانقاہ حضرت مخدوم صاحب میں عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم ملک سردار محمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص اور فدائی احمدی کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم شیخ محمد علی صاحب سابقہ صدر جماعت احمدیہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ مورخہ 19 جنوری 1996ء کو فات پا گئے ان کا جنازہ 20 جنوری کو بعد ظہر ادا کیا گیا۔ موصوف موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

گمشدہ رسید بک

○ مجلس انصار اللہ کی رسید بک نمبر 611 مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں سے ربوہ میں کہیں گم ہو گئی ہے۔ جس دوست کو ملے وہ دفتر میں پہنچا دیں۔ شکریہ

○ رسید بک نمبر 611 پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ پاکستان)

سوزوکی ایمبولینس برائے فروخت

○ سوزوکی ایمبولینس LOE/5388 ماڈل 1991ء چالو حالت میں برائے فروخت موجود ہے خواہشمند احباب ہسپتال میں صبح آٹھ بجے تا بارہ بجے معائنہ کر سکتے ہیں۔

خریداری کے لئے اپنی Earnest Money Bid مبلغ 10000 روپے داخل کرنی ہوگی۔ ایک لاکھ سے کم Bid پر غور نہیں ہوگا۔ کامیاب Bidder کو ایک ہفتہ کے اندر پوری رقم ادا کرنی ہوگی۔ ٹینڈر مورخہ 96-3-16 کو کھولے جائیں گے۔ بقیہ ناکام Bidders کو Earnest Money واپس کر دی جائے گی۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وقف زندگی' زندگی کی اصل غرض ہے

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہ ہوگا بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں (دین حق) کی خدمت سے رک نہیں سکتا پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی کا وقف' میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی) ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

بقیہ صفحہ 1

سے باہر نکلا یا ماں چلی گئی تو اچانک شور شرابہ برپا ہو جاتا ہے۔ دیکھنے کا جو مضمون ہے یہ ایک بہت ہی اہم مضمون ہے۔ اسے سمجھے بغیر اخلاص میں سچی ترقی ہو نہیں سکتی۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اپنے ایک بہت ہی پاکیزہ اور عظیم الشان کلام میں بار بار جو یہ فرمایا کہ (پاک ہے وہ خدا جو مجھے دیکھ رہا ہے) تو اس میں صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا میری نگہداشت کر رہا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ میں ہر آن اس کے سامنے کھلا پڑا ہوں۔ میری زندگی کا کوئی شعبہ بھی اس کی نظر سے اوجھل نہیں ہے۔ چھپا ہوا نہیں ہے۔ میں کیسے غلطی کر سکتا ہوں مجھے تو توفیق ہی نہیں ہے۔ میں تو ہر وقت دھوپ میں بیٹھا رہتا ہوں۔ میرا زندگی کا کوئی حصہ چھپا ہوا' مخفی' پراسرار نہیں ہے۔ ہر وقت میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ پس ان معنوں میں جب خدا دیکھتا ہے تو انسان کے طرز عمل میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں پھر دوسرے معنے میں بھی دیکھتا ہے یعنی ہر وقت اس کی پیار کی نظر اپنے ایسے بندے پر رہتی ہے۔ نگہداشت کی نظر اس پر رہتی ہے۔ اور اس کے دشمن اس پر وار نہیں کر سکتے مگر خدا کی حفاظت ان کے واروں کو ناکام اور نامراد کر دیتی ہے۔ یہ نگہداشت کی نظر اس پہلی نظر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اس کی کوکھ سے پھوٹتی ہے۔ اور لوگ اس مضمون کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں میں کتنی سعادتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس اس کا تجربہ ہر جماعت کا چندہ دینے والا اپنے روزمرہ کے چندوں میں کر کے دیکھے تو وہ محسوس کرے گا کہ مالی قربانی سے اسے نئی عظمتیں اور نئی رفعتیں نصیب ہو رہی ہیں اور خدا سے اس کا تعلق دن بدن بڑھتا جا رہا ہے پس ایسی مالی قربانی نہ کریں جس کے نتیجہ میں خدا سے تعلق کم ہو۔ ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں آپ کے پیارے بنتے چلے جائیں۔ اور وہ آپ کا نگہدار ہو جائے۔ آپ کی ہر ضرورت کا کفیل ہو جائے۔ وہ اپنے ذمہ یہ لے لے کہ اس بندے کی ہر ضرورت میں پوری کروں گا۔ کیونکہ اس نے میری خاطر اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کر کے میرے حضور کچھ مالی قربانی پیش کی ہے۔

(از خطبہ 27- دسمبر 1991ء)

بقیہ صفحہ 6

اخبار نے ملٹری ذرائع کے حوالے سے لکھا ہے کہ جو کک "ایک حقیقی انٹیلی جنس ہیرا" ہے جو بوسنین حکومت اور اقوام متحدہ کے جنگی جرائم کی تفتیش کرنے والوں کے کام آسکتا ہے۔

اسلحہ کی سپلائی کے سربراہ کے طور پر وہ جانتا ہے کہ سربوں کی فرنٹ لائن کو کس قدر اسلحہ سپلائی کیا گیا اس میں سرائیوو کے اردگرد سربوں کی پوزیشنیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس کو سربوں کی جیلوں کے بارے میں بھی علم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ ایران نے کہا ہے کہ ایشیائی ممالک کے کسی اتحاد میں پاکستان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ طالبان کی پشت پناہی امریکہ کر رہا ہے یا نہیں اس کا ہمیں علم نہیں۔ یہ باتیں ایران کے نائب وزیر خارجہ مرتضیٰ سرمدی نے اسلام آباد میں ایک ظہرانے کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ افغان مسئلے پر اختلافات اپنی جگہ ہیں لیکن ہم افغان مسئلہ کا حل چاہتے ہیں۔ وہاں صورت حال سنگین ہو چکی ہے۔ پاکستان اور ایران کا مقصد افغان عوام کی مشکلات کا خاتمہ رہے۔ طریق کار میں فرق ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر ربانی کے دورہ کا مطلب ان کی حمایت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے کثیر دفاعی اخراجات اور بالادستی کی پالیسی کی موجودگی میں علاقے کے ملکوں میں تعاون ممکن نہیں۔ ایران کو پاکستان کی مرضی کے خلاف کشمیر کا کوئی حل قبول نہیں۔

○ فوجی افسروں کی بغاوت کے کیس میں سپریم کورٹ نے اختیار سماعت کا فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔ فاضل عدالت نے اس مرحلہ پر حکم امتناعی کی درخواستوں کا فیصلہ کرنے سے انکار کر دیا۔ فل بنچ نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ عدالت فیلڈ جنرل کورٹ مارشل کی کارروائی میں بے قاعدگیوں کے ازالہ کی ہدایت بھی دے سکتی ہے۔

○ ہائی کورٹ نے شہباز شریف کی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے وفاقی حکومت سے جواب طلب کر لیا ہے۔ ڈپٹی اٹارنی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حکومتی موقف سے عدالت کو آگاہ کریں۔ وکیل صفائی چوہدری فاروق نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ اسمبلی سیشن میں شرکت شہباز شریف کا آئینی اور قانونی حق ہے اس کی اجازت دی جائے۔ ایسی بیماریوں میں ضمانت منظور کی جا سکتی ہے جن سے زندگی کو خطرہ لاحق ہو۔ ڈاکٹروں نے شہباز شریف کی بیماری کو سنگین قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ علاج نہ ہوا تو ان کی صحت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ جیل میں فزیو تھیراپی ممکن نہیں۔ ڈاکٹروں نے انہیں سوئمنگ کا مشورہ دیا ہے جو جیل میں ممکن نہیں۔ عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ حکومت کو سیاسی لیڈروں کی شہباز شریف سے ملاقات پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

○ اپوزیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ الیکشن کی اصلاحات کی مزاحمت کی جائے گی۔ مسٹر نواز شریف کی زیر صدارت اپوزیشن کی سپریم کونسل کے اجلاس میں کہا گیا کہ حکومت قرضوں کے ہدف سے 3 گنا زائد قرضے لے چکی ہے۔ ہزاروں کارخانے بند ہو چکے ہیں۔ مہنگائی برداشت کی حدیں عبور کر چکی ہے۔ قیمتوں میں کمی کے دعوے اور ان پر وزیراعظم کا اطمینان حیرت انگیز ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے کہا ہے کہ ہیرا پھیری والی فہرستوں پر انتخابات تباہ کن ہوں گے۔ حکمران انتخابی اصلاحات کے نام پر چور دروازے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اپوزیشن اپنا پیکیج پیش کرے گی۔ مسٹر نواز شریف کی زیر صدارت اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ امریکہ کے سابق سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے کے ایٹمی پروگرام کو کیپ CAP کرنے سے متعلق بیان پر تحریک التوا لائی جائے گی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اپنے دورہ انڈونیشیا کے دوران ایف 16 طیاروں کے معاملے پر انڈونیشیا کی حکومت سے تفصیلی بات چیت کریں گی۔ امریکہ نے کہا تھا کہ وہ پاکستان کو دیئے جانے والے طیارے انڈونیشیا کو دے گا اور یوں ان کی رقم پاکستان کو ادا کی جائے گی۔

○ مسلم لیگ (ج) کی سنٹرل ورکنگ کمیٹی کے رکن اور یوتھ ونگ پنجاب کے صدر طالب علم رہنما ارشد امین چوہدری اور ایم ایس ایف (ج) کے جنرل سیکرٹری عارف چوہدری کو قتل کر دیا گیا۔

○ روس نے بھارت کو 3.5 ارب ڈالر کا اسلحہ دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس میں ایس یو 30 طیارے جنگی جہاز طیارہ شکن میزائیل اور دوسرا اسلحہ شامل ہے۔ پہلے سے دیئے گئے اسلحہ کو بھی جدید بنایا جائے گا۔

○ فلڈ لائٹ میں کرکٹ ورلڈ کپ کا فائنل منعقد کرنے کے لئے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔

○ ملتان میں سعد رفیق کی گرفتاری کے خلاف جلوس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ مجسٹریٹ نے پرامن جلوس کو منتشر ہونے کی ہدایت کی تو شرکاء نے انکار کر دیا۔ پولیس نے متعدد کارکن گرفتار کر لئے۔ گوجرانوالہ میں بھی احتجاجی جلوس نکالا گیا۔

○ سعد رفیق کے جسمانی ریمانڈ میں مزید 3 دن کی توسیع کر دی گئی۔ عدالت نے حکم دیا ہے کہ سعد رفیق کا طبی معائنہ وکلاء کی موجودگی میں کرایا جائے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ انتخابی فہرستیں مکمل ہوتے ہی بلدیاتی انتخابات کرا دیں گے امن و امان کی صورت حال بہت بہتر ہے۔ جرائم 60 فیصد کم ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں بااختیار ہوں میرے احکامات پر سو فیصد عمل ہوتا ہے۔ اپوزیشن خوامخواہ میرے بے اختیار ہونے کا پروپیگنڈہ کر رہی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو پرویز الٰہی میاں شہباز شریف سے ملاقات نہ کر سکتے۔ بااختیار ہونے کی بناء پر ہی انہیں رہائی کی پیشکش کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر منظور احمد وٹو "ڈنگ ٹپاؤ" پالیسی پر عمل کرتے تھے۔ مجھے منافقت نہیں آتی۔ جو کام کرنا ہوتا ہے اس کی حامی بھرتا ہوں۔ ورنہ "اک ناں سو سکھ" کے مصداق سوری کہہ دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے معاملات میں سیاسی مداخلت نہیں کی جا رہی۔

○ پیپلز پارٹی نے متفقہ انتخابی اصلاحات کے لئے اپوزیشن کو مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے۔ خواتین کو دوہرے ووٹ کا حق دینے کے بارے میں پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق نے کہا کہ اس کے لئے آئینی ترمیم کی ضرورت نہیں انڈیا ایکٹ 1935ء کے تحت خواتین نے جنرل اور مخصوص نشستوں کے لئے ووٹ ڈالے۔ انہوں نے کہا کہ ہم انتخابی اصلاحات کو متفقہ طور پر لانا چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ اپوزیشن کے اعتراضات کو دور کیا جائے۔ اپوزیشن کو اس بارے میں مذاکرات کی مستقل دعوت ہے۔ وہ جب چاہیں ہم سے بات کر سکتے ہیں۔

○ وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ بھارت کو اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے گا۔ بھارتی بالادستی قبول نہیں کریں گے ہمیں کمزور سمجھنے والے احمقوں کی جنت میں رہ رہے ہیں ایران کا ساتھ چند مسائل کے سوا برادرانہ تعلقات ہیں۔ پاک بھارت تعلقات کی بہتری تک ایران ہندوستان سے تجارت کے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر سکتا۔ روپے کی قیمت میں کوئی کمی نہیں کی جا رہی۔

○ آزاد کشمیر کے وزیراعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ برصغیر میں کسی بھی وقت ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ بھارت اسلحہ کے انبار لگا رہا ہے۔

○ حکومت نے کرپشن کے خاتمہ کے لئے ایف آئی اے کو فری ہینڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ضمن میں پانچ ہزار اعلیٰ افسروں کے خلاف تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ بڑی مچھلیوں پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ وزیر داخلہ کی ایف آئی اے کے اعلیٰ حکام سے ملاقات کے بعد کیا گیا۔ تجارت، خزانہ، خوراک، پیداوار، پانی و بجلی، پٹرولیم اور ریلوے کی وزارتوں کے علاوہ سی بی آر، انکم ٹیکس، کسٹم، سوئی گیس، نیشنل شپنگ کارپوریشن، پی ٹی سی، اور دیگر اداروں کے افسروں کے خلاف خفیہ تحقیقات کی جا رہی ہے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگلے سال 50 ہزار سکول کھولے جائیں گے۔ فنی تعلیم کو بھی اہمیت دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سماجی انقلاب کے ذریعے ملک و قوم کی تقدیر بدلیں گے۔ وزیراعظم جنرل بنگش سے ان کے بیٹے اور عباس خٹک سے ان کے خسر کے انتقال پر اظہار تعزیت کے لئے ان کے گھر گئیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ میں انتخابات کے انتظار میں ہوں۔ اگلا الیکشن پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر لڑوں گا۔

قسم ہے جدید اور روایتی زیورات کام کی۔
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

کے گرد و نواح اور ربوہ
ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع
دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ ربوہ

اکسیر موٹاپا 30/- | ہمدرد نسواں حبوب اٹھڑاء 20/- | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- | زد جام عشق 600/- | اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- | کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- | سفوف اکسیر شوگر 30/-
حبیب دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ
فون: 659